شہادت ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہم آئندہ ان کے تازہ ترین رشحاتِ قلم شائع کرتے رہیں گے۔

پچھلے چند ہفتوں میں اسلامی علوم کو پے در پے شدید صدمات پہنچتے رہے ہیں، مصر کے شیخ الازہر اور پاکستان کے امیر جماعتِ اہلحدیث کے انتقال کا داغ ابھی تازہ تھا کہ خالدہ ادیب خانم کی رحلت کی خبر نے ایک اور چرکہ لگایا۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون

پوری دنیائے اسلام پچھلی ڈیڑھ دو صدیوں سے مشرق و مغرب کی کشمکش اور اس کے پیدا کردہ مسائل سے دوچار ہے، ترکی کو اپنے جغرافیائی محلِ وقوع اور تاریخی موقف کی وجہ سے سب سے پہلے ان کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی لئے ان کے حل کی کوششیں بھی سب سے پہلے وہیں ہوئیں ترکی کے اِن مصلحین و مفکرین میں خالدہ ادیب خانم بہت ممتاز درجہ کی مالک تھیں۔ انھوں نے اِس بنیادی مسئلہ کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا تھا اور اس کے بارے میں بڑی معتدل اور صائب رائے رکھتی تھیں

شیخ محمود شلتوت بھی اُن بالغ نظر علمأ میں سے تھے جنہوں نے اسلام کے موجودہ مسائل کا مجتہدانہ مطالعہ کیا تھا۔ انہوں نے شیخ محمد عبدہٗ کی شاندار روایات کو قائم رکھا تھا ہمارے قارئینِ کرام نے ان مسائل پر ان کی بصیرت کا اندازہ انکے مقالہ "اسلام اور تنظیم نسل" سے لگایا ہوگا جسے ہم اس ماہنامہ کے سب سے پہلے شمارے میں شائع کر چکے ہیں۔ شیخ شلتوت کا انتقال اِس ادارے کے رفقا کے لئے ذاتی صدمے کا باعث ہوا، اِس لئے کہ انہوں نے اپنی کبرسنی کے باوجود، کراچی تشریف لانے اور کچھ عرصہ ادارے سے منسلک رہکر اپنے وسیع علم، عمیق نظر اور بلند فکر سے ہم سب رفقا کو مستفید ہونے کا موقع بخشنے کا وعدہ فرمایا تھا ہم ان کے لئے چشم براہ تھے کہ انہیں اپنے رفیقِ اعلیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔

پاکستانی علماء میں مولانا داؤد غزنوی اپنے تبحرِ علمی، حق پسندی، سخت کوشی اور مجاہدانہ صفات کے لحاظ سے منفرد ہستی تھے۔ ان کے دادا مولانا عبداللہ غزنوی نے اتباعِ سنت کے "جرم" کی پاداش میں افغانستان کے علما کے ہاتھوں شدید ترین مصائب جھیلے اور آخر ترکِ وطن اختیار کیا۔ مولانا داؤد غزنوی نے خاندان کی اِن روایات کو قائم رکھا، برسوں قیدِ فرنگ کی سختیاں برداشت کیں۔